جاوید احمد غامدی

اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ اِس دین کو جس طرح سمجھا ہے، اپنی کتاب "میزان" میں بیان کر دیا ہے۔ اِسی کتاب کا خلاصہ جس میں کتاب کا نفس مضمون اُس کے علمی مباحث اور اُن کے استدلالات سے الگ کر کے سادہ طریقے پر پیش کر دیا گیا ہے۔

ـــ جاوید

قانون معیشت

تزکیۂ معیشت کا جو قانون اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری پیغمبر کی وساطت سے انسانیت کو دیا، اُس کی بنا اِس اصول پر قائم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہ دنیا آزمائش کے لیے بنائی ہے۔ اِس وجہ سے اِس کا نظام اُس نے اِس طرح قائم کیا ہے کہ یہاں سب لوگ ایک دوسرے کے محتاج اور محتاج الیہ کی حیثیت سے پیدا ہوئے ہیں۔ اِس دنیا میں اعلیٰ سے اعلیٰ شخصیت بھی اپنی ضرورتوں کے لیے دوسروں کی طرف رجوع کی محتاج ہے اور ادنیٰ سے ادنیٰ انسانوں کی طرف بھی اِن ضرورتوں کے لیے رجوع کیا جاتا ہے۔ یہاں ہر شخص کا ایک کردار ہے اور کوئی بھی دوسروں سے بے نیاز ہو کر زندگی نہیں گزار سکتا۔ یہ کہ پروردگار نے یہاں ہر شخص کی ذہنیت، صلاحیت، ذوق و رجحان اور ذرائع و وسائل میں جو تفاوت رکھا ہے چنانچہ اِس تفاوت کے نتیجے میں جو معاشرہ وجود میں آتا ہے، اُس میں اگر ایک طرف وہ اعلیٰ اور حکیم پیدا ہوتے ہیں جن کی دانش سے دنیا روشنی حاصل کرتی ہے؛ وہ مصنف پیدا ہوتے ہیں جن کا قلم لفظ و معنی کے رشتوں کو حیات ابدی عطا کرتا ہے؛ وہ محقق پیدا ہوتے ہیں جن کے نوادر تحقیق پر زمانہ داد دیتا ہے؛ وہ ایجاد پیدا ہوتے ہیں جن کی تدبیر و سیاست سے حیات اجتماعی کے عقد کھلتے ہیں؛ وہ مصلح پیدا ہوتے ہیں جن کی سعی و جہد سے انسانیت خود اپنا شعور حاصل کرتی ہے اور وہ حکمران پیدا ہوتے ہیں جن کا عزم و استقلال تاریخ کا رخ بدل دیتا ہے تو دوسری طرف وہ مزدور اور دہقان اور وہ خادم اور فلی اور خاکروب بھی پیدا ہوتے ہیں جن کی محنت سے کلیے معجزے دکھاتی، مٹی سونا اگلتی، چولہے لذت کام و دہن کا سامان پیدا کرتے، گیر چاندی کی

طرح چمکتے، راستے پا ں ل نے کے ل ے بے تاب نظر آتے، عمارتے آسمان کی خبر لاتی اور غ ظتے صبح دم اپنا بستر سم ل تی ھ

اِس فرق مراتب کے سات دن ا کو پ دا کر کے عا کا پروردگار کہ دلک ر کہ کہ اعلیٰ و ادنیٰ، باھمی احترام اور با دگر تعاون سے صا معاشرت اور صا تمدن وجود م لاتے ھ گا الگ دوسر کے خ ف اپنی شرارتوں اور حماقتوں سے اِس عا کو سراسر فساد بنا دینے کی سعی م مصروف ہو جاتے ھ ، اور اِس طرح دن ا م ی رسوا ہوتے اور آخرت م ی اُس کے عذاب کے مستحق رتے ھ

انسان کی کھی آزمائش جس م پورا اترنے کے ل ے اللہ تعالیٰ نے اپنے پ غمبروں کے ذریعہ سے اُس کی رہنمائی فرمائی اور معاشی عمل م اُس کے تزک ہ و تطھ ر کے ل ے اُسے اپنا الگ قانون دیا

کہ قانون درج ذیل :

۱ مسلمان زکوٰۃ ادا کر دیںأ تو اُن کا و مال جس کے و جائز طریقوں سے مالک ہوئے ھ ، اللہ و رسول کی طرف سے مقرر کسی حق کے بغ ر اُن سے چ نا نہ جا سکتا، کھاں تک کہ اُن کی ریاست اِس زکوٰۃ کے ء و اپنے مسلمان شہریوں پر اُن کی رضا مندی کے بغ ر کسی نوع ت کا کوئی کس ی عائد نہ کر سکتی

۲ و تمام اموال اور ام ک جو کسی فرد کی ملک ت نہ ھ گا نہ ہو سکتے، اُن ریاست ھی کی ملک ت م رہنا چاھ ۓ تاکہ قوم کی کہ دولت دولت مندوں ھی م گردش نہ کر اور اِس کا فائد و لوگ ی ا ۓ جو اپنی ضرورتوں کے ل ے دوسروں کی مدد کے محتاج ھ اِسی طرح نظم اجتماعی سے متعلق بعض دوسری ذمہ داریاں ی اِس سے پوری کی جاسکے

٣ دوسروں کا مال باطل طریقوں سے کھانا ممنوع سود اور جوا اِس سلسلہ کے بدترین جرائم ہیں اِن کے علاوہ تمام معاشی معاملات کے جواز اور عدم جواز کا فیصلہ بھی اِسی اصول کی روشنی میں کرنا چاہیے

٤ لین دین، قرض، وصیت اور اِس طرح کے دوسرے مالی امور میں تحریر و شہادت کا اہتمام ضروری اِس سے بے پروائی بعض اوقات بڑے فساد کا باعث بن جاتی

اِس کے احکام یہ ہیں :

قرض کا لین دین ایک خاص مدت کے لیے ہو تو ضروری کہ اُس کی دستاویز لکھ لی جائے

یہ دستاویز دونوں پاروں کی موجودگی میں کوئی لکھنے والا انصاف کے ساتھ لکھے

دستاویز لکھوانا کی ذمہ داری قرض لینے والے پر ہوگی و دستاویز میں اعتراف کرے گا کہ میں فلاں بن فلاں کا اتنے کا قرض دار ہوں

اگر یہ شخص کم عقل ہو یا ضعیف ہو یا دستاویز وغیرہ لکھنے لکھانے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو تو اُس کے ولی یا وکیل کو سچائی اور انصاف کے ساتھ یہ دستاویز لکھانی چاہیے

اِس پر دو مسلمان مردوں کی گواہی ثبت کی جائے جو میل جول اور تعلق کے لوگوں میں سے اور پسندیدہ اخلاق و عمل کے، ثقہ، معتبر اور ایمان دار ہوں

اگر مذکور صفات کے دو مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دوعورتوں کا انتخاب کیا جا سکتا دو عورتوں کی شرط اِس لیے کہ گھر میں رہنے والی یہ اگر عدالت کے ماحول میں گھبراہٹ میں مبتلا ہو تو گواہی کو ابہام و اضطراب سے بچانے کے لیے ایک دوسری اُس کے لیے سہارا بن جائے

جو لوگ کسی دستاوےز کے گواہوں مے شامل ہو چکے ہوں، گواہی کے موقع پر اُنہ گواہی سے گرےز نہ کرنا چاہےے

دست گرداں لےن دےن کے لےے تحرےر و کتابت کی پابندی نہےں، اگر کوئی اہم ت رکے نے والی خرےد و فروخت ہوئی تو اُس پر گواہ بنا لےنا چاہےے تاکہ کوئی نزاع پےدا ہو تو اُس کا تصفےہ ہو سکے

نزاع پےدا ہو جانے کی صورت مے کاتب کا گواہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کسی فرےق کے لےے جائز نہےں

آدمی سفر مے ہو اور کوئی لکھنے والا نہ ملے تو قرض کا معاملہ رہن قبضہ کرانے کی صورت مے ہی ہوسکتا ہے رہن کی اجازت اُسی وقت تک ہے، جب تک قرض دےنے والے کے لےے اطمےنان کی صورت پےدا نہ ہو جاتی ہے صورت پےدا ہو جائے تو قرض پر گواہی کرا کے رہن رکھی ہوئی چےز لازماً واپس کر دےنی چاہےے

کسی شخص کی موت آجائے اور اپنے مال سے متعلق اُس کو کوئی وصےت کرنی ہو تو اپنے مسلمان بھائےوں مے سے دو ثقہ آدمےوں کو اُسے اپنی اِس وصےت پر گواہ بنا لےنا چاہےے

موت کا ےہ مرحلہ اگر کسی شخص کو سفر مے پےش آئے اور گواہ بنانے کے لےے دو مسلمان مےسر نہ ہوں تو مجبوری کی حالت مے دو غےر مسلموں کو ہی گواہ بنا سکتے

مسلمانوں مے سے جن دو آدمےوں کو گواہی کے لےے منتخب کےا جائے، اُن کے بارے مے اگر ےہ اندےشہ ہو کہ کسی شخص کی جانب داری مے اور اپنی گواہی مے کوئی رد و بدل کر دےںگے تو اِس کے سدباب کی غرض سے ےہ تدبےر کی جا سکتی ہے کہ کسی نماز کے بعد اُنہےں مسجد مے روک لےا جائے اور اُن سے اللہ کے نام پر قسم لی جائے کہ اپنے کسی دنےوی فائدے کے لےے کسی کی جانب داری مے، خواہ و اُن کا کوئی قرےبی عزےز ہی کےوں نہ ہو، و اپنی گواہی مے کوئی تبدےلی نہ کرےںگے اور اگر کرےںگے تو گنا گار ہوںگے

گواهوں کو معلوم ہونا چاہ ۃ کہ گہ گواہی خدا کی گواہی ، لہٰذا اِس م کوئی ادنیٰ خ انت ی اگر اُن سة صادر ہوئی تو و نہ صرف بندوں کة، بلکہ خدا کة ی خائن قرار پائ گة

اِس کة باوجود اگر گہ بات علم م آجائة کہ گواہوں نے وص ت کرنے والة کی وص ت کة خ ف کسی کة ساتھ جانب داری برتی گیا کسی کی حق تلفی کی تو جن کی حق تلفی ہوئی ، اُن م سة دو آدمی ا کر قسم ک ائ گة کہ اِن اولیٰ بالشہادت گواہوں سة زیاد سچة ہ نے اِس معاملة م حق سة کوئی تجاوز نہ ک ا اور پوری ذمہ داری کة ساتھ گہ کہتة ہ کہ اگر نے ایسا ک ا ہو تو خدا کة حضور م ظا قرار پائ

گواہوں پر اِس مزید احتساب کا فائد گہ کہ اِس کة خ ال سة، توقع کہ و ک ک گواہی دیأ گة ورنہ اُنہ ڈر ہو گا کہ اُنہوں نے اگر کسی بدعنوانی کا ارتکاب ک ا تو اُن کی قسم دوسروں کی قسموں سة باطل قرار پائ گی اور اولیٰ بالشہادت ہونے کة باوجود اُن کی گواہی رد ہو جائة گی

۵ مسلمان کی دولت اُس کة مرنے کة بعد درج ذیل طریقة سة اُس کة وارثوں م لازماً تقس م کر دینی چاہ ۃ:

مرنے والة کة ذمہ فرض ہوتو سب سة پہلة اُس کة ترکة م سة و ادا ک ا جائة گا پ ر کوئی وص ت اگر اُس نے کی ہو تو و پوری کی جائة گی اِس کة بعد وراثت تقس م ہو گی

وارث کة حق م وص ت نہ ہو سکتی، الّا گہ کہ اُس کة حالات گیا اُس کی کوئی خدمت گیا ضرورت کسی خاص صورت حال م اِس کا تقاضا کر اِسی طرح کوئی ایسا شخص کسی مرنے والة کا وارث نہ ہو سکتا جس نے اُس کة ساتھ قرابت کی بنیاد ہی اپنة قول و فعل سة با نہ رہنة دی ہو

والدین اور ب وی گیا شو کا حصہ دینة کة بعد ترکة کی وارث م ت کی اولاد مرنے والة نے کوئی لڑکا نہ چ وڑا ہو اور اُس کی اولاد م دو گیا دو سة زائد لڑک ان ہی ہوں تو اُنہ بچة

هوئة ترکة کا دو تهائی دئا جائة گا اٹک هی لؤکی هو تو و اُس کة نصف کی حق دار هوگی مـ ت کی اولاد مـ صرف لؤکة هی هوں تو ئه سارا مال اُن مـ تقسـ م کر دئا جائة گا اولاد مـ لؤکة لؤک اں، دونوں هوں تو اٹک لؤکة کا حصه دو لؤک وں کة برابر هوگا اور اِس صورت مـ ی سارا مال اُن ی مـ تقسـ م کـ ا جائة گا

اولاد کی غـ ر موجودگی مـ مـ ت کة ائی بهن اولاد کة قائم مقام هـ والدئن اور بـ وی ئا شو موجود هوں تو اُن کا حصه دئنة کة بعد مـ ت کة وارث ئهی هوں گة ذکور و اناث کة لـ ة اُن کة حصة اور اُن مـ تقسـ م وراثت کا طرئقه وهی جو اولاد کة لـ ة اوپر بـ ان هوا

مـ ت کة اولاد هو ئا اولاد نه هو اور ائی بهن هوں تو والدئن مـ سة اٹک کو ترکة کا چـ ا حصه دئا جائة گا ائی بهن ی نه هوں اور تنها والدئن هی مـ ت کة وارث هوں تو ترکة کا اٹک تهائی ماں اور دو تهائی باپ کا حق

مرŬ والا مرد هو اور اُس کی اولاد هو تو اُس کی بـ وی کو ترکة کا آ واں حصه ملة گا اُس کة اولاد نه هو تو و اٹک چوتـ ائی ترکة کی حق دار هو گی مـ ت عورت هو اور اُس کی اولاد نه هو تو نصف ترکه اُس کة شو کا ، اور اگر اُس کة اولاد هو تو شو کو چوتـ ائی ترکه ملة گا

اِن وارثوں کی عدم موجودگی مـ مرŬ والا اگر چا تو کسی کو ترکة کا وارث بنا سکتا جس شخص کو وارث بناٹا گـ ا هو، و اگر رشته دار هو اور اُس کا اٹک ائی ئا بهن هو تو چـ ا حصه اور اٹک سة زئاد ائی بهن هوں تو اٹک تهائی اُن دئنة کة بعد با ٥/٦ئا دو تهائی اُسة ملة گا

ئه تقسـ م جس بنـ اد پر قائم ، و قرابت نافعه اور حصوں مـ فرق کی وجه ی اُن کة پاŬ والوں کی طرف سة مرŬ والة کة لـ ة اُن کی منفعت کا کم ئا زئاد هونا هی لؤک وں کی منفعت چونکه شادی کة بعد اُن کة شو کی طرف منتقل هو جاتی اِسی طرح بـ وی شو کو

رفاقت مھ ا کرتی ، ا کن شو رفاقت کة ساتھ اُس کة نان و نفقه کی ذمه داری ی ا اتا
اِس ا ة لؤکوں کا حصه لؤکوں سة اور شو کا حصه ب وی سة دوگنا رکھا گا